بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
خدام اور اطفال سے سالانہ اجتماع کے موقع پر خطاب فرما رہے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچّوں اور بچّیوں کا پیارا رسالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

جلد ۱۴	فتح ۱۳۵۰ھ ہش	دسمبر ۱۹۷۱ء	شمارہ ۱۲

ایڈیٹر:-

محمد شفیق قیصر

Mansur Ahmad

معاون:-

منیر الدین شمس

کتابت:- حمید الدین

سالانہ چندہ:- ۵ روپے	ہوائی ڈاک:- ۱۸ روپے
فی پرچہ:- ۵۰ پیسے	بحری ڈاک:- ۸ روپے

پبلشر:- محمد شفیق قیصر ٭ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر تشحیذ الاذہان دارالصدر جنوبی ربوہ ٭ رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۱۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محفلِ تشحیذ

ہر خدمت کیلئے تیار رہنے کا وقت

پیارے بچّو! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ نے سالانہ اجتماع ۱۹۷۱ء کے موقعہ پر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر سُنی تھی جس میں حضور نے صدرِ پاکستان آغا محمد یحییٰ خان صاحب کے ایک بیان کے حوالہ سے یہ بتانے کے بعد کہ ہمارا ملک نہایت نازک دَور سے گزر رہا ہے فرمایا تھا :-

اِس سلسلہ میں مَیں جماعتِ احمدیہ کو عموماً اور اپنے عزیز نوجوانوں اور بچّوں کو خصوصاً اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ تمہاری ماں یعنی مادرِ وطن آج تمہیں بُلا رہی ہے۔ وہ تم سے قربانی چاہتی ہے تم اس کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے اس کے لئے ہر قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وطن کی سالمیّت اور حفاظت کے لئے تمہاری طاقتوں کا آخری جزو بھی خرچ ہو جانا چاہیئے۔ تمہارے ذہن ہر قربانی کے لئے تیار اور تمہارے عمل تمہارے ذہنی فیصلوں کی ہر وقت تائید کرنے والے ہوں۔ خدا کرے سارے اہلِ وطن ہی مادرِ وطن کی سالمیّت پر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں۔ لیکن ایک احمدی کو تو بہر حال پیچھے نہیں رہنا چاہیئے صرف یہ نہیں کہ وہ کسی سے پیچھے نہ رہیں بلکہ انہیں دوسروں کی طرف دیکھے بغیر قربانیوں میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانا چاہیئے۔ (اقتباس از ملخص مطبوعہ الفضل ۱۲ر اکتوبر ۱۹۷۱ء)

اَب جبکہ دشمن نے ہمارے ملک کے ایک بازو مشرقی پاکستان پر حملہ کر دیا ہے ہمیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کسی قربانی سے پیچھے نہیں رہنا چاہیئے۔ اِس وقت سب سے زیادہ ضرورت اِس بات کی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور کثرت سے دعائیں کریں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمارے ملک کو ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رکھے اور ہمارے بہادر فوجی جوان جو ملک کی سلامتی کی خاطر لڑ رہے ہیں ان کو اپنے فضل و کرم سے فتح عطا فرمائے۔

"بھائی جان"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچپن کا ایک عظیم الشان خواب

آج ہم بچّوں کو سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچپن کے زمانہ کا ایک عظیم الشان خواب سُناتے ہیں۔ خواب اتنا شاندار ہے کہ اُسے سُن کر دل خوشی سے بھر جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گانے لگتا ہے۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بچپن کے اس خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"مَیں چھوٹا ہی تھا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا مَیں مشرق کی طرف مونہہ کر کے کھڑا ہوں اور سامنے میرے ایک وسیع میدان ہے اُس میدان میں اِس طرح کی ایک آواز پیدا ہوئی جیسے برتن کو ٹھکورنے سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ آواز فضا میں پھیلتی گئی اور یوں معلوم ہُوا کہ گویا وہ ساری فضا میں پھیل گئی ہے۔

اِس کے بعد اُس آواز کا درمیانی حصّہ متمثل ہونے لگا اور اس میں ایک چوکھٹا ظاہر ہونا شروع ہُوا جیسے تصویروں کے چوکھٹے ہوتے ہیں۔ پھر اُس چوکھٹہ میں کچھ ہلکے سے رنگ پیدا ہونے لگے۔ آخر وہ رنگ روشن ہو کر ایک تصویر بن گئے۔ پھر اُس تصویر میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ ایک زندہ وجود بن گئی۔ مَیں نے خیال کیا کہ یہ ایک فرشتہ ہے۔

وہ فرشتہ مجھ سے مخاطب ہُوا اور اس نے مجھے کہا کہ کیا میں تم کو سورہ فاتحہ کی تفسیر سکھاؤں۔ مَیں نے کہا کہ ہاں آپ مجھے ضرور اس کی تفسیر سکھائیں۔ پھر اُس فرشتے نے مجھے سورہ فاتحہ کی تفسیر سکھانی شروع کی۔ تفسیر سکھاتے سکھاتے وہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن تک پہنچا۔ یہاں پہنچ کر اُس نے مجھے کہا اِس وقت تک جتنی تفاسیر لکھی جا چکی ہیں وہ اِس آیت تک ہیں۔ اس کے بعد کی آیات کی کوئی تفسیر اب تک نہیں لکھی گئی پھر اُس نے مجھ سے پوچھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی آیات کی تفسیر بھی تم کو سکھاؤں۔ مَیں نے کہا ہاں۔ اِس پر فرشتہ نے مجھے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم اور اس کے بعد کی آیات کی تفسیر سکھانی شروع کی اور جب وہ ختم کر چکا تو میری آنکھ کھُل گئی۔"

(تفسیر کبیر جلد اوّل جُز اوّل صـ۶)

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچپن کے زمانہ کا یہ خواب کیسے شاندار طریق پر پُورا ہؤا بچے اس سے بخوبی واقف ہیں۔ حضورؓ کی لکھی ہوئی "تفسیر کبیر" حضور کے خطبات اور حضور کی کتب اس پر شاہد ہیں حضور نے قرآن مجید کی ایسی زبردست تفسیر لکھی جس کی اس میں کوئی نظیر موجود نہیں ہے۔ آنے والی نسلیں قیامت تک حضورؓ کی تفسیر سے فائدہ اُٹھاتی چلی جائیں گی۔

حضورؓ نے خود بھی اپنے اس خواب کے پورا ہونے کا ذکر فرمایا۔ ہم حضور ہی کے الفاظ میں بچّوں کو وہ ذکر بھی سُناتے ہیں۔ حضورؓ نے فرمایا:-

"جب میری آنکھ کھُلی تو مَیں نے دیکھا کہ اُس تفسیر کی ایک دو باتیں مجھے یاد تھیں لیکن معاً بعد مَیں پھر سو گیا۔ جب دوبارہ اٹھا تو وہ حصّہ بھی یاد نہ تھا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد مجھے ایک مجلس میں اس سورۃ پر کچھ بولنا پڑا۔ مَیں نے دیکھا کہ اس سورۃ کے نئے نئے مطالب میرے ذہن میں نازل ہو رہے ہیں مَیں سمجھ گیا کہ فرشتے کے تفسیر سکھانے کا یہی مطلب تھا۔ چنانچہ اس وقت سے لے کر آج تک ہمیشہ اِس سورۃ کے نئے نئے مطالب مجھے سکھائے جاتے ہیں جن میں سے سینکڑوں مَیں مختلف کتابوں اور تقریروں میں بیان کر چکا ہوں اور اس کے باوجود وہ خزانہ خالی نہیں ہؤا۔"

(تفسیر کبیر جلد اوّل جزو اوّل صـ۶)

بچّوں کو چاہیئے کہ وہ بھی نیک بننے کی کوشش کریں۔ ہر بُرائی سے بچیں۔ ہر نیکی کو اختیار کریں۔ نمازیں بہت سنوار کر پڑھیں اللہ تعالیٰ کے حضور خوب دعائیں کیا کریں۔ ابھی سے عہد کریں کہ وہ بڑے ہو کر دین کی خدمت کریں گے۔ اگر بچّے ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں بھی بڑے اچھے اچھے خواب دکھائے گا اور انہیں بڑے بڑے انعام دے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والدہ کی تعظیم

پیارے بچو! آج ہم تم کو والدہ کی تعظیم کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانِ مبارک سے ایک سبق آموز واقعہ سُناتے ہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی ہے کہ والدہ کی عزّت کرے۔ اویس قرنی کے لئے بسا اوقات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف مُنہ کر کے کہا کرتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آسکتا۔ بظاہر یہ بات ایسی ہے کہ پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم موجود نہیں مگر وہ زیارت نہیں کر سکتے صرف اپنی والدہ کی خدمت گزاری اور فرمانبرداری میں مصروفیت کی وجہ سے۔ مگر مَیں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دُو ہی آدمیوں کو السلام علیکم کی خصوصیّت سے وصیّت فرمائی یا اویس کو یا مسیح کو۔ یہ ایک عجیب بات ہے جو دوسرے لوگوں کو ایک خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ ان سے ملنے کو گئے تو اویس نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اور میرے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے ہیں۔ ایک تو یہ لوگ ہیں جنہوں نے والدہ کی خدمت میں اِس قدر سعی کی اور پھر قبولیّت اور عزّت پائی۔ ایک وہ ہیں جو پیسہ پیسہ کے لئے مقدمات کرتے ہیں اور والدہ کا نام ایسی بُری طرح لیتے ہیں کہ رذیل قومیں چوہڑے چمار بھی کم لیتے ہوں گے۔

ہماری تعلیم کیا ہے۔ صرف اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک

کا مبتلا دیزا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظاہر کر کے اس کو ماننا نہیں چاہتا تو وہ ہماری جماعت میں کیوں داخل ہوتا ہے۔ ایسے نمونے سے دوسروں کو ٹھوکر لگتی ہے اور وہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسے لوگ ہیں جو ماں باپ کی بھی عزّت نہیں کرتے (مادر پدر آزاد کبھی خیر اور برکت کا مُنہ نہ دیکھے گا) مَیں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا مُنہ نہ دیکھے گا۔ نیک نیّتی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور وفاداری کے رنگ میں خدا و رسولؐ کے فرمودہ پر عمل کرنے کو تیار ہو جاؤ بہتری اسی میں ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۹۵-۲۹۶)

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا:-

"اگر ہمارے نوجوان اچھی طرح محنت کریں اور کوشش کر کے اعلیٰ قابلیّتیں پیدا کریں تو ہم تھوڑے ہو کر بھی کامیاب ہو سکتے ہیں پس ہماری کامیابی ہمارے طالب علموں کے ہاتھ میں ہے... جب لوگ یہ دیکھیں گے کہ دنیا کا سب سے بڑا سائنسدان بھی احمدی ہے، دُنیا کا سب سے بڑا محقّق بھی احمدی ہے، دُنیا کا سب سے بڑا مولوی بھی احمدی ہے، دُنیا کا سب سے بڑا انجنیئر بھی احمدی ہے، دُنیا کا سب سے بڑا [illegible] احمدی ہے، دُنیا کا ہے تو وہ احمدیت کی طرف توجہ کئے بغیر نہیں رہ سکتے اِس چیز کو مدِّنظر رکھتے ہوئے ہر احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ چوٹی کا آدمی بنے ... اگر ہمارے نوجوان ہر فن میں کمال پیدا کر لیں تو ترقی کرنا بہت آسان ہو جائے گا ... جب کوئی قوم قابلیّت اور لیاقت میں بڑھ جاتی ہے تو اُس کے ہر فرد کی قدر و قیمت بڑھ جاتی ہے اور اُس کی بات توجہ سے سُنی جاتی ہے۔ پس ہمارے نوجوانوں کو زندگیاں سُدھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اپنی نگاہوں کو اُونچا کرنا چاہیئے اور یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ مَیں نے فلاں فن میں چوٹی کا آدمی بننا ہے یا اِسی کوشش میں فنا ہو جانا ہے۔"

(فرمودہ ۲۹ مئی ۱۹۴۶ء۔ مطبوعہ الفضل ۲۴ ستمبر ۶۰ء)

"اِنْشَاءَ اللّٰہ"

"انشاء اللہ" کے معنی ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ ظاہر کر دیا کِسی سے کوئی وعدہ کرو تو ساتھ انشاء اللہ ضرور کہا کرو۔ مثلاً "انشاء اللہ مَیں یہ کام ضرور کروں گا" یا "انشاء اللہ مَیں اپنا یہ وعدہ ضرور پُورا کروں گا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمتِ دین کو اِک فضلِ الٰہی جانو!

پیارے بچّو! یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان سب سے پہلی جنگ ۲ ہجری میں ہوئی تھی جسے تاریخ میں جنگِ بدر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ جنگ بدر نامی وادی میں ہوئی تھی جو مکّہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔ ان دنوں اس کی مسافت عام حالات میں مدینہ سے چار پانچ دن اور مکّہ سے آٹھ نو دن کی سمجھی جاتی تھی۔ زمانۂ جاہلیت میں یہاں ہر سال ایک میلہ لگا کرتا تھا جس میں عرب کے مختلف قبیلے جمع ہو کر تجارت کرتے اور جشن مناتے تھے۔

تو پیارے بچّو! اِس جنگ کا ایک نہایت ہی ایمان افروز واقعہ سُنئے:-

جب مسلمان اس جنگ کے لئے مدینہ سے روانہ ہونے لگے تو حضرت سعد بن خشبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو عمر میں کافی چھوٹے تھے وہ بھی دوسرے صحابہؓ کے ساتھ لڑائی پر جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ ان کے ابّا جان بھی اِس جنگ میں شریک ہونے کے لئے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لشکر کے ہمراہ تشریف لے جا رہے تھے انہوں نے اپنے بیٹے سعد بن خشبہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو کہا کہ

اے میرے بیٹے!" ہم میں سے کسی ایک کو گھر پر بھی رہنا چاہیئے۔ اور چونکہ تم ابھی چھوٹی عمر کے ہو اِس لئے مناسب یہی ہے کہ تم گھر پر رہو!"

تو بچّو! جانتے ہو اس بچّے نے اپنے ابّا جان کو کیا جواب دیا۔ وہ کہنے لگا

ابّا جان!" اگر مَیں جنگ میں شامل ہو جاؤں تو ہو سکتا ہے کہ مَیں لڑتے ہوئے خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دے کر شہادت کا رُتبہ حاصل کر لوں۔ اگر کوئی اَور موقع ہوتا تو مَیں آپ کی ہر بات مانتا لیکن اب جبکہ میدانِ جنگ میں شہادت کا رُتبہ ملنے کی اُمید ہے مَیں آپ کی بات ماننے کے تیار نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو یہ دونوں باپ بیٹا اصرار کرتے رہے۔ باپ کہتا کہ تم ابھی عمر میں چھوٹے ہو، اس کے بعد بھی خدا تعالیٰ تمہیں بہت سے مواقع خدمتِ دین کے عطا کرے گا، مَیں نے اپنی عمر کا ایک بڑا حصّہ گزار لیا ہے اِس لئے بہتر یہی ہے کہ آپ گھر پر ٹھہریں اور مَیں جہاد میں شریک ہو کر خدمتِ دین کر سکوں۔ حضرت سعد بن خشبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِس موقع پر اپنے ابّا جان کو جو جواب دیا وہ احمدی بچّوں کے لئے بہت ہی سبق آموز اور یاد رکھنے کے لائق ہے۔ انہوں نے اپنے ابّا جان سے کہا

"ابّا جان اگر کوئی اَور موقع ہوتا تو مَیں ایثار اور قربانی کر سکتا تھا۔

آخر باپ بیٹے نے یہ فیصلہ کیا کہ قرعہ ڈالتے ہیں اور جس کا نام قرعہ میں نکلے وہ اس مبارک جہاد میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہو، چنانچہ جب قرعہ ڈالا گیا تو یہ قرعہ سعد بن خشبہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے نام نکلا۔ چنانچہ آپ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں حق و باطل کے درمیان صف کُن پہلے معرکہ میں شرکت کی اور [illegible] کے مطابق انہیں شہادت کا مرتبہ عطا فرمایا۔

پیارے بچّو! اِس تاریخی واقعہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ "ہم خدمتِ دین کو اِک فضلِ الٰہی جانیں" اور اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اسلام کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔

(بھائی جان)

دلچسپ و عجیب

برطانیہ کی رنگ و روغن تیار کرنیوالی ایک کمپنی نے ایسا رنگ تیار کیا ہے جس پر آگ کا اثر نہیں ہوتا۔ لہذا اِس رنگ کی مدد سے مکانوں، کارخانوں اور کاروباری جگہوں کو آگ سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ یہ رنگ بیس[۲۰] مختلف رنگوں میں دستیاب ہے۔ اس کی جانچ "جوائنٹ فائر ریسرچ اسٹیشن" نے کی ہے اور اسے اعلیٰ درجہ کا رنگ قرار دیا ہے۔ اس روغن کو برش یا اسپرے سے کسی بھی سطح پر بآسانی پھیرا جا سکتا ہے اور اسے آگ سے محفوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ فائر بریگیڈ سے بھی نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

(ماخوذ)

(سیّد کلیم محمود۔ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صبر و تحمل کی برکات

(نیک محمد۔ ربوہ)

صبر کے معنے مشکلات اور تکلیف کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھنا اور ثابت قدمی کے ساتھ اپنے مقررشدہ راستہ پر گامزن رہنے کے ہیں۔ کمزور بے بس ہونے کی حالت میں، کسی سے انتقام اور بدلہ لینے کی جرأت نہ رکھتے وقت چُپ چاپ پڑے رہنے کو ہرگز ہرگز صبر نہیں کہتے۔

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم سراپا صبر و تحمّل تھے۔ باقی اخلاق کی طرح صبر و تحمّل میں بھی آپ کا نمونہ بے نظیر ہے۔ قریشِ مکّہ لگاتار تیرہ سال تک آپؐ کو تکلیفیں پہنچاتے رہے یہاں تک کہ ان کے مظالم سے تنگ آکر آپ کو وطن چھوڑنا پڑا لیکن آپؐ نے صبر کے دامن کو نہ چھوڑا اور واقعی مومن کی صحیح اور راحت بھری زندگی صبر کی زندگی ہی ہوتی ہے اور اللہ تعالےٰ بھی ایسے ہی مومنوں کو پسند کرتا ہے جیساکہ وہ خود قرآن مجید میں بیان فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ

ترجمہ:۔ یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے۔

صبر کے سلسلہ میں ایک بہترین مثال حضرت ایوب علیہ السلام کی ہے۔ شیطان نے تین دفعہ آپ کو گمراہ کرنے کی کوشش کی لیکن آپ ہر بار اپنے صبر و تحمّل کی وجہ سے شیطانی حملوں سے محفوظ رہے۔

پہلی دفعہ شیطان اُس وقت آپ پر حملہ آور ہوا جبکہ آپ اپنے بیوی بچّوں سے جنگل میں سفر کرتے ہوئے بچھڑ گئے۔ اس وقت شیطان آپ کو بہکانے اور حق و راستی سے دُور لے جانے کے لئے آگے بڑھا مگر آپ کو سجدے میں خدا کے حضور بڑے صبر کے ساتھ مولا کریم کا شکر بجا لاتے ہوئے دیکھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واپس لوٹ گیا۔

دوسری دفعہ شیطان نے آپ کو راہِ راست سے بھٹکانے کی کوشش اس صورت میں کی کہ آپ کے جسم پر اتنی کثرت سے پھوڑے نکل آئے کہ جسم کا کوئی بھی حصّہ ان کی دست بُرد سے محفوظ نہ رہا اس وقت شیطان نے آپ کو یہ کہہ کر خداتعالیٰ سے دُور کرنے کی کوشش کی کہ "دیکھو تمہاری حالت کتنی خراب ہے اور تمہارا خدا تمہاری کوئی مدد نہیں کر رہا۔" لیکن آپ نے شیطان کی باتیں اُسی کے مُنہ پر دے ماریں اور خدائے عظیم و برتر کی بیشمار نعماء کے عطا کئے جانے پر اُس کا شکر بجا لائے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ شیطان کے رکیک حملہ سے آپ کو محفوظ رکھا۔

تیسری دفعہ شیطان نے اپنا آخری حربہ آزمایا اور آپ کے اس مکان کو جہاں آپ بُود و باش رکھتے تھے جلا کر مکمّل طور پر خاکستر کر دیا۔ شیطان کو پُوری اُمّید تھی کہ بیوی بچّوں کے بچھڑنے، صحت خراب ہونے اور اُوپر مکان کے جل جانے کے صدمہ کو دیکھ کر آپ دل برداشتہ ہو کر صبر کا دامن چھوڑ دیں گے لیکن آپ سمجھ گئے کہ یہ سب شیطان ہی کے کارنامے ہیں اور انتہاء شکر ادا کیا جس نے کہ آپ کو شیطانی حملوں سے محفوظ رکھا۔

پیارے بچّو! آپ کے اس شاندار صبر کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے سبھی کچھ آپ کو عطا کیا۔ صحت بھی دی۔ دولت بھی دی۔ مکان بھی دیا۔ بچھڑے ہوئے بیوی بچّے بھی مِلوا دیئے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ اپنی رضا آپ کو عطا کی۔

پس ہمیں بھی ہر مشکل اور آزمائش کے وقت صبر و تحمّل سے کام لینا چاہیئے تاکہ ہم شیطانی حملوں سے محفوظ رہ کر خداتعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؂

نافرمانی کی سزا ——— بقیہ صـ ۱۳

چیخوں پہ چیخیں پڑ رہی ہیں اور ادھر خون اور مغز باہر نکل رہا تھا.... آہ پانچ دس منٹ کے بعد ہی بچّے نے دَم توڑ دیا۔

تو دیکھا بچّو! کتنی سخت سزا ملی نافرمانی کی۔ تم بھی ہمیشہ والدین کی نافرمانی سے بچّو اور ہر کام میں اُن کی فرمانبرداری اختیار کرو ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رنگا رنگ پھول

غیبت　　جو کریں غیبت کسی کی سخت دِل آزار ہیں
یہ سمجھ لو اُن کی ساری نیکیاں بے کار ہیں

بے جا مداخلت　　بِن بُلائے مت کسی کی بات میں تم دخل دو
اور جب کوئی بُلائے تو سمجھ سے اپنی کام لو

تلخ گوئی　　تلخ گوئی سے بچو شیریں زباں بن کر رہو
خویش و بیگانہ کے دل پر حکمراں بن کر رہو

زبان　　ہر مصیبت کا سبب بنتی ہے انساں کی زباں
ایک نقطہ بھی زیادہ ہو تو دیتی ہے زیاں

خاموشی　　ایک خاموشی سے مٹتی ہیں ہزاروں مشکلات
جو رہا خاموش گویا مِل گئی اُس کو نجات

اپنی خوبیاں　　اپنے مُنہ سے مت کہو یہ ہیں ہماری خوبیاں
لوگ خود معلوم کر لیں گے تمہاری خوبیاں

شیخی　　زندگی کے کھیل میں تم جیتنا یا ہارنا
لیکن اوچھوں کی طرح ہرگز نہ شیخی مارنا

بڑا نادان　　خود کو جو دانا سمجھتا ہے بڑا نادان ہے
اُس نادانی کی یہ سب سے بڑی پہچان ہے

تجربہ کرو　　تم اگر یہ چاہتے ہو عقل میں کامل بنو
دوسروں کے حال سے کچھ تجربہ حاصل کرو

گناہوں سے بچو　　جو تمہیں گمراہ کریں ایسی راہوں سے بچو
بے گناہی کا تقاضا ہے گناہوں سے بچو

تلک عشرہ کاملہ

(مرتبہ و مرسلہ چوہدری عبدالرب غیرت انسپکٹر بیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ننھے بہادر اسلام

عزیز بھائیو! یہ واقعہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن کا ہے جبکہ آپ پانچ برس کے تھے۔ گاؤں کے دوسرے بچّوں کے ساتھ بکریاں چَرانے کے لئے جاتے تھے، صبح کو جاتے اور شام کو بکریاں لے کر واپس آ جاتے۔ اور یہ روز کا معمول تھا۔

پیارے بھائیو! ایک دن حسبِ معمول بچّے جنگل میں بکریاں چرا رہے تھے کہ اچانک ڈاکوؤں نے گھیرا ڈال لیا جن کی خوفناک شکلیں اور چمکتی ہوئی تلواریں دیکھ کر سارے بچّے بدحواسی کے عالَم میں گاؤں کی جانب بھاگے صرف ایک بچّہ ایسا تھا جو نہ تو ڈرا اور نہ ہی گھبرایا بلکہ اپنی جگہ کھڑا اس منظر کو دیکھتا رہا۔

ڈاکو اس چھوٹے سے بچّے کی موجودگی کا کچھ بھی خیال نہ کرتے ہوئے بکریاں [illegible] نے لگے معاً بچّہ ڈاکوؤں کا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا اور مخاطب ہوا تم لوگ ہمارے گاؤں والوں کی بکریاں کیوں لے جا رہے ہو یہ تو انہوں نے ہمارے ساتھ جنگل میں چرانے کے لئے بھیجی تھیں۔ اگر تم لے جانا ہی چاہتے ہو تو پہلے گاؤں والوں سے پوچھ آؤ۔ ڈاکوؤں نے ننھے بچے کی بھولی بھالی باتوں کو سُنا تو وہ بہت ہنسے۔ وہ تو ڈاکو تھے اِس لئے وہ کیونکر گاؤں والوں سے پوچھنے جاتے۔ اور بکریاں لے کر چل پڑے۔ جب بچّے نے دیکھا کہ انہوں نے تو میری بات کو نظر انداز کر دیا ہے تو یہ پھُرتی سے بکریوں کا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا۔ ڈاکوؤں نے اس ننھے کی اِس قدر جُرأت کو بڑے تعجّب سے دیکھا اور رُعب دار آواز سے کہا راستہ چھوڑ دو اور ہمیں بکریاں لے جانے دو، نہیں کبھی نہیں مجھے مار ڈالو اور بکریاں لے جاؤ۔ جب تک مَیں زندہ ہوں بکریاں ہرگز نہ لے جانے دوں گا۔ ڈاکو حیران ہو گئے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دوسرے کا مُنہ تکنے لگے اور کبھی بچّے کی طرف دیکھتے۔ اتنا چھوٹا و کمزور سا بچّہ اور اتنا دلیر۔

نہایت ہی تعجب آمیز نگاہوں سے ڈاکوؤں کا سردار آگے بڑھا بچّے کو پیار کیا اور پیار سے پوچھا۔ "ننھے تم کِس کے لڑکے ہو؟" بچّے نے جواب دیا "عبدالمطلب کا" اور اِس نام سے سارے عرب والے واقف تھے۔ سُنتے ہی ڈاکو بولا :- "بے شک سردارِ قریش کے لڑکے کو ایسا ہی بہادر ہونا چاہیئے" اس کے بعد سردار بولا "ننھے بہادر مَیں تمہاری دلیری کی قدر کرتا ہوں اور صرف تمہارے لئے بکریاں چھوڑ جاتے ہیں۔ چونکہ تمہاری پیشانی کا نور کہہ رہا ہے کہ تم بڑے ہو کر نہ صرف بنو ہاشم بلکہ سارا عرب تمہاری ذات پر فخر کرے گا۔ تمہارا نام کیا ہے؟"

"محمدؐ" بچّے نے جواب دیا۔ بے ساختہ ڈاکو محمدؐ محمدؐ کہنے لگے۔ کتنا پیارا نام ہے اچھا ننھے بہادر! اسلام" یہ کہہ کر ڈاکو رخصت ہو گئے۔

(ماخوذ از "ہمارا آقا" مرتبہ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی)

مرسلہ :- مبشّر احمد سہیل
ٹنڈو جام (سندھ)

نافرمانی کی سزا

(نیک محمّد۔ ربوہ)

بَس پوری رفتار کے ساتھ منزل کی طرف بڑھ رہی تھی۔ سرسبز و شاداب کھیت اور درختوں کا ایک دوسرے کے پیچھے بھاگنا بڑا بھلا نظر آ رہا تھا اور ایک سات آٹھ سال کا کچھ زیادہ ہی شوخ بچّہ کھڑکی سے باہر سر نکالنے کے لئے بیتاب ہو رہا تھا جبکہ اس کی ماں اس کو تھپڑ مار مار کر باہر جھانکنے سے منع کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی لیکن بے سُود... اُف کتنا نافرمان اور ضدّی تھا وہ بچّہ... لیکن آخر بُرے کام کا نتیجہ بھی تو بُرا ہی نکلا کرتا تھا۔ یہ شریر بچّہ گردن باہر نکالے دیکھ رہا تھا اور چلتی کراس کرتی ہوئی بسوں کی طرف اشارے کر رہا تھا۔ ایک دفعہ تو بَس اتنے قریب سے گزری کہ وہ بچّہ بھی یکدم ڈر کر اندر کو ہو گیا لیکن تھوڑی ہی دیر بعد پھر وہی قِصّہ۔

اسی طرح سر باہر نکالے اٹھکیلیاں کر رہا تھا کہ ایک تیز رفتار ٹرک اس کے سر کے تھوڑے سے حِصّہ کو اُڑاتا ہُوا دُور نکل گیا۔ اُف کِس قدر دردناک تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخت کی کہانی

ایک دن ہوا یوں کہ مُنّے میاں اکیلے ہی سَیر کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ چلتے چلتے ایک پارک میں پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے جب اپنے چاروں طرف سبزہ دیکھا۔ پیڑ پودے دیکھے بے چارے سوچ میں پڑ گئے کہ اتنے بہت سے درخت، اتنے بہت سے پیڑ پودے کیسے کھڑے ہو گئے۔ یہ نہ تو چلتے پھرتے ہیں نہ ہماری طرح کھاتے پیتے ہیں نہ بات چیت کرتے ہیں نہ برسات میں بھیگ کر بیمار ہوتے ہیں نہ دھوپ میں سُوکھ کر کانٹا ہوتے ہیں۔

مُنّے میاں اور آگے بڑھتے گئے اتنے میں انہیں ایک بڑا اور بوڑھا درخت نظر آیا۔ اس کی شاخیں ایسے جھول رہی تھیں گویا مُنّے میاں کو اشارے سے اپنے پاس بُلا رہی ہوں۔ وہ دوڑتے دوڑتے اس کے پاس گئے اور بلا جھجک بول پڑے:-

بوڑھے دادا بوڑھے دادا کیا ایک موجود [illegible] مجھ بتا سکتے ہو، تم نہ تو چلتے پھرتے [illegible]، نہ کھیلتے ہو پھر اتنے بڑے کیسے ہو گئے۔ اتنے دنوں سے زندہ کیسے ہو؟"

"بیٹا!" بوڑھے دادا نے مُنّے میاں کو اِس قدر پریشان دیکھا تو کہنے لگے "ہاں ہاں آؤ بیٹا میں تمہیں اپنا ہی نہیں بلکہ اپنی برادری کا قصّہ بھی سُناتا ہوں۔ میں بھی دراصل تمہاری ہی طرح ہوں۔ تمہاری ہی طرح کھاتا پیتا ہوں اور نہ صرف اپنی غذا آپ تیار کرتا ہوں بلکہ انسان بھی میری ہی برادری کا بنایا ہوا اناج ترکاری، پھل وغیرہ کھاتے ہیں۔ میرا جسم بس اتنا ہی تو نہیں ہے جتنا تم زمین کے اوپر دیکھ رہے ہو۔ میری جڑیں تو زمین کے اندر بھی بہت دُور تک چلی گئی ہیں۔

"کِسی زمانے میں میں ایک ننھّی سی جان ہی تو تھا بس ایک بیج یا دانہ۔ نہ جانے کس طرح یہ زمین میں چلا گیا۔ شاید کسی نے جان بُوجھ کر بیج کی صورت میں مجھے بویا ہو یا پھر وہ ہَوا میں یہاں تک پہنچ گیا ہو، کچھ کہہ نہیں سکتا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"زمین کے اندر پہنچا تو مجھے وہاں پانی ملا۔ اس پانی میں گھُلے نمک ملے، میرے اندر زندگی نے سر اُبھارا۔ سویا پڑا تھا پودے کی شکل میں باہر نکلنے کے لئے مچل گیا اور پتیوں اور ڈنٹھل کے ساتھ باہر آ گیا اور پھر بڑھتے بڑھتے دیکھو مَیں کتنا بڑا ہو گیا ہوں۔

"ارے ہاں یاد آیا ذرا ٹھہرو، لگے ہاتھوں مَیں تمہیں بیجوں کے بارے میں بھی کچھ بتاتا چلوں۔ بیج دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو اکلوتے دانے کے ہوتے ہیں جیسے راگی، چاول، ناریل اور مکئی وغیرہ۔ دوسرے جن کے جڑواں دانے ہوتے ہیں جیسے مونگ، ارہر، آم، سرسوں، تربوز اور خربوزہ وغیرہ۔ بیج جسامت میں خشخش کے دانے جتنے باریک بھی ہوتے ہیں اور آم کی گٹھلی کی طرح بڑے بھی ہوتے ہیں۔

جڑواں بیجوں کے اوپر ایک سخت اور سُوکھا چھلکا ہوتا ہے۔ کسی میں موٹا ہوتا ہے کسی میں باریک ہوتا ہے۔ اس کے اندر ایک اَور نہایت ہی پتلا اور نرم چھلکا ہوتا ہے اُوپر والے چھلکے کے ایک طرف ایک لمبی سی باریک اور سفید لکیر ہوتی ہے یہیں پر بیج پھل سے لگا ہوتا ہے اس لکیر کے ایک سرے پر ننھا سا سوراخ ہوتا ہے۔

دال ان چھلکوں کے اندر محفوظ ہوتی ہے جس میں پیدا ہونے والے پودے کے لئے غذا ہوتی ہے۔

دال کے دونوں پاٹوں کے درمیان جو ننھے سے سفید پتّے ہوتے ہیں۔ یہ ایک طرف نوک کے سے عضو کے ذریعہ جڑے ہوتے ہیں۔ اکلوتے دانے والے بیجوں میں صرف ایک ہی چھلکا ہوتا ہے اور یہ پتّے ایک کونے میں لگے ہوتے ہیں۔"

بوڑھے دادا سانس لینے کے لئے رُکے ہوا چلی پتّے سرسرائے، وہ تازہ دم ہوئے اور پھر انہوں نے بتانا شروع کیا۔ "بیج سے درخت کیسے پیدا ہوتے ہیں؟ بیج کو جب بویا جاتا ہے تو چھلکے پر جو سوراخ ہے اس کے ذریعہ پانی اندر جذب ہونے لگتا ہے اور بیج پھُولتا جاتا ہے یہاں تک کہ دونوں چھلکے پھُولتے ہوئے دال کے دباؤ سے پھٹ جاتے ہیں ساتھ ہی نوکیلا سرا اور دونوں پتّے بھی بڑھنے لگتے ہیں۔ بیج کے دونوں پاٹ کھُل جاتے ہیں اور نوک بیج سے نکل کر زمین میں اندر کی طرف بڑھتی جاتی ہے اور جڑ بن جاتی ہے لیکن پتّے اُوپر نکل آتے ہیں۔ کبھی کبھی بیج کے کھُلے ہوئے پاٹ بھی اُوپر آ جاتے ہیں یہ پتّے دھوپ لگنے پر سبز ہو جاتے ہیں اور غذا پیدا کرنے لگتے ہیں پھر جڑ سے کئی چھوٹی چھوٹی جڑیں ادھر پھُوٹتی اور نیچے کی طرف بڑھتی